68

کیا بڑا بیٹا جائیداد میں سے زیادہ حصہ لے سکتا ہے؟

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام! ایک آدمی کی اولاد میں سے بڑا بیٹا اپنے باپ کے ساتھ تقریبا چودہ یا پندرہ سال کاروبار میں شریک رہا جبکہ بقیہ بہن بھائی چھوٹے تھے والد کی وفات کے بعد جب تقسیم جائیداد کا مسئلہ سامنے آیا تو کچھ مسائل کھڑے ہوئے کیا ایسی صورت میں بڑے بیٹے کو کاروبار میں شریک رہنے کی بنیاد پر مذکورہ مدت کی ماہانہ تنخواہ وغیرہ متعین کر کے دی جا سکتی ہے یا نہیں یا جائیداد میں اس کا زائد حصہ متعین کیا جا سکتا ہے۔؟ جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلوةُ وَالسَّلَامُ علٰی سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

اگر بیٹے نے باپ کے ساتھ تنخواہ وغیرہ اور مالی معاملات طے کیے تو وہ حقدار ہے ورنہ اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیٹے کے لیے کچھ متعین کرے۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

بڑا بیٹا جب اپنے والد کے ساتھ کاروبار میں شریک ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں:

1. اس نے والد کے ساتھ معاملات طے کیے جیسا کہ اپنی تنخواہ یا کاروبار میں تعاون کے بدلے کچھ زائد حصہ حاصل کرنے کی شرط طے کی۔
2. اس نے کاروبار میں شراکت کے وقت ایسا کوئی معاملہ طے نہیں کیا اور تعاون جاری رکھا۔

پہلی صورت میں وہ حقدار ہے اگر والد نے مذکورہ تمام عرصہ میں کوئی تنخواہ، مشاہرہ یا وظیفہ نہ دیا ہوتو مقرر کردہ تنخواہ وصول کر لے۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ» زَادَ أَحْمَدُ إِلَّا صُلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا وَزَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ»

”سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کا آپس میں صلح کر لینا جائز ہے (یعنی یہ نافذ ہوگی)۔ احمد (احمد بن عبدالواحد) نے مزید کہا: سوائے ایسی صلح کے جو کسی حرام کو حلال یا کسی حلال کو حرام بنائے۔ سلیمان بن داود نے اضافہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں۔“[1]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

دوسری صورت میں چونکہ وہ والد کا معاون ہے اور یہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور نیکی کی صورت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾

”اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔“[2]

تو ایسی صورت میں وہ کسی اضافی تنخواہ یا مشاہرہ کا حقدار نہ ہوگا۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	[signature]	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	[signature]
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	[signature]	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	[signature]

[1] سنن ابی داود، كِتَابُ الْأَقْضِيَةِ، بَابٌ فِي الصُّلْحِ، حدیث نمبر: 3594. [2] النساء: 36

5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ